دواؤں اور پرفیومز میں

الکحل کے استعمال کا جواز یا عدمِ جواز

(رپورٹ: مولانا رفیع اللہ)

۳/ دسمبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار مطابق ۲۶/ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ دارالعلوم باب القرآن کراچی میں ایک فقہی مجلس مناقشہ کا انعقاد اسکالرز اکیڈمی کے زیر اہتمام ہوا۔ مجلس مناقشہ کا موضوع تھا: "ادویات اور خوشبویات (پرفیومز) میں الکحل کے استعمال کا جواز یا عدمِ جواز" حسب ذیل علماء' اسکالرز اور فقہ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کو مدعو کیا گیا۔

* حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب' * حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی صاحب' * حضرت علامہ مفتی سید محمد یوسف شاہ صاحب ہدیالوی' * حضرت علامہ ڈاکٹر غلام عباس قادری صاحب' * حضرت علامہ غلام حسن لغاری صاحب' * حضرت علامہ عبدالکریم سیالوی صاحب' * حضرت علامہ عبدالکریم سعیدی صاحب' * حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز سیالوی صاحب' * حضرت علامہ مفتی محمد الیاس رضوی صاحب' * حضرت علامہ غلام جیلانی صاحب' * حضرت علامہ سید محمد وقاص ہاشمی صاحب' * حضرت علامہ محمد رضوان قادری صاحب' * جناب ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج صاحب' * جناب مولانا رفیع اللہ صاحب' * جناب مولانا محمد نواز سعیدی صاحب' * جناب مولانا محمد صحبت خان کوہاٹی صاحب' * جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔

متعدد علماء اپنی مصروفیات کے پیش نظر شریک نہ ہو سکے تاہم حسب ذیل شخصیات شریکِ گفتگو ہوئیں۔

* حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب' * حضرت علامہ مفتی سید محمد یوسف شاہ صاحب ہدیالوی' * حضرت علامہ ڈاکٹر غلام عباس قادری صاحب' * حضرت علامہ غلام حسن لغاری صاحب' * حضرت علامہ عبدالکریم سیالوی صاحب' * حضرت علامہ سید محمد وقاص ہاشمی صاحب' * حضرت علامہ محمد رضوان قادری صاحب' * جناب مولانا رفیع اللہ

صاحب' ٭ جناب مولانا محمد صحبت خان کوہاٹی صاحب' ٭جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

گفتگو کا آغاز اسکالرز اکیڈمی کی جانب سے ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے کیا' انہوں نے کہا :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کی یہ نشست اسکالرز اکیڈمی کے اہداف کے حصول کی جانب ایک مثبت قدم ہے' ہمارے اہداف میں یہ بات شامل ہے کہ جدید پیش آمدہ مسائل پر اہل علم کی آراء پر مشتمل ایک تحقیقی مؤقف تک رسائی حاصل کر کے عوام الناس کو اس سے باخبر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ہمارا طریق کار پہلے یہ رہا کہ مفتیان کرام و علماء اہل سنت سے انفرادی طور پر فتاویٰ حاصل کر کے انہیں افادہ عامہ کے لئے شائع کیا جائے' جیسا کہ ہم نے کلوننگ اور کریڈٹ کارڈ وغیرہ میں کیا' مگر اب اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر ہم اہل علم کی ایسی نشستوں کا اہتمام کرنے کی کوشش میں ہیں جن میں جدید پیش آمدہ مسائل پر تبادلہ خیال ہو اور کوئی اجتماعی صورت مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کی پیدا ہو۔ تاکہ :

۱۔ علماء اہل سنت کا مؤقف عوام تک پہنچ کر انہیں جدید معاملات و مسائل میں رہنمائی مہیا کر سکے۔

۲۔ فقہ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے مدارس و جامعات کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو اہل علم کی صحبت میں بیٹھنے اور ان سے کچھ سیکھنے کا موقع مل سکے۔

مجھے معلوم ہے کہ یہ راستہ دشوار اور کام مشکل تر ہے' لیکن اب اس کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ بدقسمتی سے ہمارے ہاں ایسی مجالس مناقشہ کا کوئی اہتمام نہیں جن میں فقہی مسائل پر کھل کر گفتگو ہو' اور علماء کرام کی مصروفیات اس قدر ہیں کہ کسی جدید مسئلہ پر بروقت ان کا مؤقف معلوم کرنا اور ان سے فتویٰ حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے (الا ماشاء اللہ) مگر میرا یہ مقصد بھی ہرگز نہیں کہ اب ہمارے ہاں کسی بھی ادارہ سے جدید مسائل پر فتاویٰ جاری نہیں ہوتے۔

ہماری یہ کوشش ہوگی کہ مجالس مناقشہ تسلسل کے ساتھ ہوتی رہیں اور ان میں اہل علم کی بڑی تعداد کو ہم شرکت پر آمادہ کر سکیں۔ خدا کرے کہ ہمارے علماء کرام بھی فراخدلی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے ان مجالس میں شرکت کو منظور فرمالیں اور اس طرح ایک کارِ خیر سنی پلیٹ فارم سے انجام پاجائے۔

اس تمہید طولانی کے بعد میں آج کے موضوع کے حوالہ سے عرض کروں گا کہ آج کا موضوع جیسا کہ دعوت نامہ میں مذکور ہے :

حلال اشیاء میں الکحل کے استعمالات کا جواز یا عدمِ جواز

۱۔ پرفیومز (خوشبویات) میں ۲۔ میڈیسنز (ادویات میں) تجویز کیا گیا ہے۔

اگرچہ ہندوستان سمیت دنیا بھر میں اس موضوع پر تحقیق ہو چکی ہے اور اس کے جواز یا عدمِ جواز پر اختلاف علماء ہو چکا ہے' لیکن علماء اہل سنت (پاکستان) کا کوئی متفقہ مؤقف اب تک اس پر سامنے نہیں آیا' اور اس پر عوام کی جانب سے استفسار عام ہے۔ اسلئے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا۔ موضوع کے تعین میں ممکن ہے ہم سے غلطی ہوئی ہو' چنانچہ میں آپ حضرات سے ملتمس ہوں کہ اگر ایسا ہو تو آپ ہماری اصلاح فرمادیں اور آئندہ نشستوں کیلئے موضوعات کا تعین بھی فرماتے جائیں۔

موضوع پر گفتگو کے حوالہ سے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے اور الکحل کی حلت و حرمت کا فیصلہ محض اس بنیاد پر نہ کیا جائے کہ چونکہ فلاں مسلک والوں نے یا فلاں عالم نے اس کے استعمال کو حلال یا حرام قرار دے دیا ہے لہٰذا ہم بھی اسی کو مانتے ہوئے فیصلہ صادر کرتے ہیں' کیونکہ اس سے الکحل کی حلت و حرمت تو شاید طے ہو جائے مگر دلائل حلت و حرمت سے مجھ ایسے اطفال مکتب محروم رہ جائیں اور ہماری استنباط مسائل کے سلسلہ میں تربیت کا پہلو نامکمل رہ جائے گا۔

چنانچہ میں یہاں الکحل کے بارے میں چند بنیادی معلومات عرض کرتا ہوں تاکہ تمام شرکاء جو ان سے واقف ہیں یا واقف نہیں سب کی نظر میں یہ معلومات آجائیں اور پھر ان کی روشنی میں اصل مسئلہ پر گفتگو کی جاسکے۔

الکحل کی تعریف :

الکحل ایک ماء مقطر یا عرق ہے مگر یہ فضا میں تحلیل ہونے کی تاثیر رکھتی ہے کیمیا کی کتابوں میں اس کی تعریف میں لکھا ہے کہ یہ "نہایت مقطر" یا روح ہے اور بعض نے اسے روحِ شراب قرار دیا ہے۔ بعض اسے جوہر شراب کہتے ہیں۔ یہ پانی کی طرح ایک بے رنگ شئے ہے' اس کا ذائقہ تند و تیز ہوتا ہے اور یہ عموماً بے بو ہوتی ہے۔ اس کا بنیادی جزو شکر ہے اور یہ ہر اس چیز سے مقطر یا کشید کی جاسکتی ہے جو اپنے اندر شکر کی وافر مقدار رکھتی ہو مثلاً مختلف میٹھے پھل جیسے انگور' گنا' گنے کا چھلکا وغیرہ' یہ آلو اور چقندر اور لکڑی کے برادہ سے بھی کشید کی جاتی ہے۔

کشید کرنے کا عمل :

جس چیز سے مقطر کرنا مقصود ہو اسے کسی ٹینک میں جمع کر کے ایک وقت مقرر تک سڑاتے ہیں اور جب اس میں کیڑے پڑ جائیں تو اسے آگ کی بھٹیوں پر پکالیا جاتا ہے اور ایک خاص درجہ حرارت تک جوش دینے کے بعد اس کی بھاپ ایک بوتل میں عمل تقطیر کے ذریعہ جمع کی جاتی ہے۔ اس کے عمل تقطیر میں مختلف تبدیلیاں کر کے مختلف اقسام کی الکحل اور پھر ٹنچر وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

خمر اور الکحل میں فرق :

خمر حقیقی اور الکحل میں فرق یہ ہے کہ خمر انگور کا کچا شیرہ ہے جبکہ الکحل کا مادہ آگ پر پکنے کے بعد تیار ہوتا ہے۔ خمر براہ راست نچوڑا ہوا شیرہ ہے جبکہ یہ ماء مقطر ہے۔

اس لئے خمر اور اس کی ماہیت میں فرق ہے۔

یہ عصیر کی تعریف میں بھی نہیں آتی کیونکہ عصیر اور عرق کی ماہیت میں اختلاف ہے۔

اس کا استعمال اب عام ہے' انگریزی ادویہ میں کم مگر ہومیو پیتھک کی سو فیصد ادویہ میں اس کا استعمال ہو رہا ہے۔

الکحل کے استعمالات اور بھی ہیں اور پھر اسی کی بعض اقسام کے استعمالات کا معاملہ بھی ہے مگر آج کی گفتگو کا محور یہی دو استعمال ہوں گے۔

ان تعارفی کلمات کے بعد میں آپ حضرات سے گزارش کروں گا کہ الکحل کے مذکورہ دو استعمالات کے حوالہ سے گفتگو کا آغاز فرمائیں۔

یہاں میں یہ بھی واضح کرتا چلا جاؤں کہ ہم اگر اس نشست میں کسی نتیجہ پر پہنچیں گے تو اسے مجلہ فقہ اسلامی کے آئندہ شمارہ میں تفصیلات کے ساتھ شائع کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اور اگر بالفرض ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ پاتے تو پھر اس سے وسیع تر ایک نشست کا اہتمام کریں گے جس میں مزید تفصیل سے اس پر غور و فکر کر کے حتمی نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کی جائے گی اور حتمی نتیجہ حاصل ہونے پر اسے سنی رسائل و جرائد کے علاوہ ملک کے بڑے بڑے اخبارات میں شائع کرالیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

اس مسئلہ پر گفتگو تمام ہونے کے بعد ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ آئندہ نشست کہاں رکھی جائے اور اس کا موضوع کیا ہو؟ علاوہ ازیں چند موضوعات جن پر ایسی نشستوں کی ضرورت ہے وہ بھی شرکاء حضرات آخر میں تجویز فرماسکتے ہیں۔

آپ حضرات کی تشریف آوری پر میں آپ تمام واجب الاحترام شخصیات 'حضرات علماء کرام وافاضل کا ممنون ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نور احمد شاہتاز) ناظم اسکالرز اکیڈمی کے ان تمہیدی کلمات وو ضاحت مسئلہ کے بعد جناب پروفیسر ڈاکٹر علامہ غلام عباس قادری صاحب کو گفتگو کی دعوت دی گئی اور آپ نے کہا:

ڈاکٹر شاہتاز صاحب اور اسکالرز اکیڈمی کے نوجوان علماء نے جدید مسائل کا حل جدید و قدیم علوم کی روشنی میں ڈھونڈنے کی جو روایت ڈالی ہے وہ ایک مستحسن قدم ہے۔ الکحل بھی اسی طرح کا مسئلہ ہے۔ میں اس موضوع کا احاطہ تو نہ کر سکوں گا مگر ایک بات شروع کرتے ہیں تاکہ بحث ہو سکے۔

ہمیں جدید مسائل میں سے بعض کا معلوم ہی نہیں ہوتا جیسے الکحل کہ وہ کس چیز سے بنتی ہے۔ اس سے متعلقہ معلومات اگر اس فن کے ماہرین سے حاصل کر کے علماء کے سامنے اس کی صحیح تشریح رکھیں تاکہ وہ اس کے متعلق فتویٰ دے سکیں تو بہتر ہوگا۔ شاہتاز صاحب نے جو وضاحت کی ہے اس کے پیش نظر و دیگر معلومات کے پیش نظر اگر الکحل کو فقہ کے حساب سے لیں گے تو یہ "خمر" (شراب) کی تعریف میں نہیں آئے گا کیونکہ فقہاء اس سے مراد انگور کا کچا شیرہ لیتے ہیں جس میں سڑاند پیدا ہو جائے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں 'صحابہ کے سامنے فرمایا تھا کہ "خمر پانچ چیزوں سے کشید کی جاتی ہے:

۱۔ شہد' ۲۔ گیہوں' (۳) جو' (۴) انگور' (۵) کشمش۔

الخمر ما خامر العقل کہ خمر وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈالے۔

اس اعتبار سے صحابہ کے ایک بڑے مجمع میں آپ کا یہ فرمانا اور ان سب کا اس سے انکار نہ کرنا گویا کہ اقرارِ سکوتی تھا۔ اگر یہ کوئی خلافِ علم و عقل و شرع بات ہوتی تو صحابہ ضرور اس کی مخالفت کرتے۔ حالانکہ کسی نے بھی اس پر اعتراض نہ کیا۔

الکحل کا حکم وہی ہوگا جو "خمر" کا ہے یا اس سے الگ؟ اور علماء اس پر کیا رائے دیتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ مگر احادیث میں واضح ہے کہ شراب میں شفاء نہیں ہے۔ یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ پھر

حدیث عرینہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ بیماری کی حالت میں اس گروہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کا پیشاب پینے کا حکم دیا۔ گویا تداوی بالحرام جائز اور قرآن میں بھی فرمایا :

اِلاَّ مَااضطُرِرتُم اِلَیہِ

تو دوا میں یہ جائز ہو سکتا ہے لیکن کیا پرفیوم میں بھی جائز ہے ؟ طارق بن سوید رضی اللہ عنہ جو کہ شراب کشید کیا کرتے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا اور آپ نے منع فرمایا تھا۔

ریشمی کپڑے کی مثال ہے کہ اس کا ٹکڑا اگر کسی دوسرے کپڑے کے ساتھ ملا دیا جائے تو وہ مرد کے لئے پہننا جائز ہے۔ اسی طرح اگر دواؤں میں الکحل کی قلیل مقدار ہو اور وہ دوا پر غالب نہ ہو تو یہ جائز ہو سکتا ہے۔

حضرت علامہ مفتی رفیق الحسنی صاحب دامت برکاتہم سے مسئلہ کی وضاحت کی درخواست کی گئی چنانچہ آپ نے فرمایا :

دو چیزیں ہوتی ہیں ایک ہے حلت و حرمت اور دوسری طہارت و نجاست۔ حلت و حرمت کا تعلق اکل و شرب سے ہوتا ہے اور طہارت و نجاست کا عین کے ساتھ۔ یہ دونوں الگ چیزیں ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ الکحل "خمر" (شراب) نہیں کہ امام صاحب کے نزدیک خمر انگور کا وہ کچا شیرہ ہے جو مٹکے میں رکھے جانے کے بعد حاصل کیا جاتا ہے اور یہ نشہ آور بھی ہوتا ہے۔ یہ نجس بھی ہے اور حرام بھی۔ اگر اس کا قطرہ کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک ہو جائے گا اور مقدارِ درہم سے زیادہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی یہ حرامِ قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

الکحل اس کی تعریف میں نہیں آتا کہ اس کے اجزاء بھی الگ ہیں اور یہ پک کر تیار ہوتا ہے۔ اس کی کشید کا طریقہ بھی مختلف ہے۔ جب یہ الخمر کی تعریف میں نہیں آتا تو ہم اس کو نجس یا حرام نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اگر یہ اتنا کثیر ہو کہ پینے والے کو نشہ دے سکے تو یہ حرام ہو جائے گا۔ کل مسکر حرام کے تحت۔ مگر اس کا قلیل نجس نہیں ہوگا۔ جیسے کہ افیون کہ یہ نجس نہیں مگر اس کا کھانا حرام ہے۔

الکحل کی مقدار دواؤں میں قلیل ہوتی ہے اور اگر ہم وہ دوا پی لیں تو ہمیں نشہ نہیں آتا۔ دوا میں تو الکحل کا استعمال جائز ہے، قلیل مقدار کی وجہ سے پرفیوم میں بھی جائز ہے کہ یہ نجس ہے ہی نہیں۔

اگر بالفرض اس کو "خمر" مان لیں تو ہماری فقہ کے مطابق تداوی بالحرام جائز ہے۔ رہی وہ

حدیث کہ حرام میں شفاء نہیں۔ علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز جو حرام ہے وہ حرام ہی رہتی ہے۔ مگر شرعی ضرورت کے وقت وہ حرام ہی نہیں رہتی۔ ضرورت کی وجہ سے اس کی حرمت مرتفع ہو جاتی ہے۔ ایسا نہیں کہ حرام حرام رہے اور پھر شفاء دے۔ جیسے کہ میتہ اور خون کی ضرورت کے وقت حرمت مرتفع ہو جاتی ہے۔

اگر بالفرض الکحل حرام ہو اور نجس بھی تو جب بھی دوا میں اس کا استعمال جائز ہے۔ کہ تداوی بالحرام ہے۔ اگر اس کو نجس بھی مان لیں تو یہ کپڑے پر لگتا ہی نہیں اور ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے اور جو حصہ کپڑے یا جسم پر لگتا ہے اس میں الکحل کے اجزاء شامل نہیں ہوتے۔

ہم دواؤں میں الکحل کے جواز کے اور پرفیوم میں اس کے استعمال کا خلاف تقویٰ ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص اگر پرفیوم استعمال کرلے تو ہم یہ نہیں کہتے کہ اس کا لباس نجس ہو گیا اور نماز نہ ہوئی۔ یہ ہماری تحقیق ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔

* اس موقع پر ڈاکٹر غلام عباس قادری صاحب نے سوال کیا کہ :

۱۔ اگر الکحل کی تعریف عقل کو زائل کرنے والی لیں تو کیا اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہوگی ؟

۲۔ کیا الکحل اپنی تیاری کے لحاظ سے خمر ہے ؟

ج حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب نے فرمایا :

افیون اور سپرٹ (جو کہ زخم پر لگائی جاتی ہے) بھی اگر معتدبہ تعداد میں کھائی جائے تو یہ نشہ دیتی ہے مگر یہ نجس نہیں۔ حرمت نجس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جیسے کہ مٹی اور درختوں کے پتے کھانا حرام نہیں مگر یہ نجس نہیں ہیں۔

* اس موقع پر ایک سوال علامہ رضوان احمد قادری صاحب نے کیا :

س لغت کے لحاظ سے خمر ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے اور ائمہ ثلاثہ نے اس کو لغوی لحاظ سے لیا ہے۔ جبکہ امام صاحب اس کو ایک خاص مفہوم میں لے رہے ہیں۔ قرآن وحدیث اور فقہ کی کتابیں لغت کے مطابق ہی ہوتی ہیں اس کے خلاف نہیں اور یہ وہی معنی لیتے ہیں جو عوام میں متعارف ہوں ؟ تو امام صاحب اور باقی ائمہ کی تعریفات میں فرق کیا ہے ؟

اس کے جواب میں گفتگو کرتے ہوئے حضرت علامہ مفتی محمد یوسف شاہ صاحب ہندیالوی دامت برکاتہم نے فرمایا :

ج احناف نے "الخمر" سے منصوص خمر مراد لی ہے کہ خمر منصوصہ انگور کا وہ کچا شیرہ ہے جس میں جوش کے بعد گاڑھاپن ہو اور باقی چیزیں، کھجور وغیرہ سے جو شراب بنتی ہے احناف کے نزدیک وہ منصوص نہیں۔ یہ باقی اجتہادی خمر میں داخل ہیں اور تقویٰ کے خلاف ہیں۔ اگر یہ نشہ دیں گے تو حرام۔ عملاً فقہ حنفی والے بھی اسی کو نشہ دینے کی وجہ سے خمر کے حکم میں لیتے ہیں اور پینے والے کو خمر والی حد لگے گی۔ احناف اور باقی ائمہ کے نزدیک صرف نظری طور پر فرق ہے۔ احناف کے نزدیک انگور کا کچا شیرہ حرام قطعی ہے اور اسی کا قلیل وکثیر حرام ہے باقی اشیاء نشہ کی وجہ سے حرام ہیں ورنہ نہیں۔ اور نشہ دیں اور پھر کوئی پئے تو اس کو حد لگائی جائے گی۔

باقی اشیاء کو احناف نے خمر مانا ہی نہیں اور اس کو نبیذ مانا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو استعمال فرمایا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو نبیذ پیتے تھے وہ اگر عام آدمی پی لیتا تو اس کو نشہ ہو جاتا مگر آپ نے پیا۔ اور نشہ نہ ہوتا تھا کہ آپ نے وہ اونٹ کے گوشت کو ہضم کرنے کے لئے استعمال کیا۔

فقہ شافعی میں بھی اس کو اجتہاداً قلیل مقدار میں ہونا جائز کہا گیا ہے۔ الکحل کو اگر خمر کہیں بھی تو یہ اجتہاداً خمر ہو گا نہ کہ قطعاً۔

دوسرا یہ کہ اس کے بنانے والے اور ماہرین اس کو "خمر" شمار ہی نہیں کرتے اور نہ یہ خمر کی تعریف میں داخل ہے۔

عرف میں اگر یہ خمر متعارف ہوتا تو ہم اس کی حرمت کا فتویٰ دیتے۔ چاہے نشہ آور ہو یا نہ ہو۔ لیکن عرف میں یہ الگ نام اور صفات کے ساتھ متعارف ہے۔

احناف نے فرض، واجب، حرام اور مکروہ میں فرق کیا ہے اور باقی ائمہ نے نہیں کیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کرنا ضروری ہو وہ واجب ہے فرض ہے اور جس سے رکنا ضروری ہو وہ حرام۔

وہ عمل کو دیکھتے ہیں اور احناف نے نظریے کا بھی خیال رکھا ہے۔

* یہاں ڈاکٹر شاہتاز صاحب نے سوال کیا کہ :

س : کیا کسی چیز سے نیند آنا نشہ کی علامت ہے۔ یا فتورِ عقل ہونا نشہ ہے، جیسے کہ کھانسی کا شربت ہے کہ اس کے پینے کے بعد نیند آتی ہے ؟

جواباً مفتی صاحب نے فرمایا :

جی نہیں کیونکہ زیادہ کھانے سے اور لسی پی لینے سے بھی نیند آجاتی ہے مگر یہ نشہ نہیں کہ حرام ہو جائے۔ نیند آنا نشہ نہیں فتورِ عقل کا ہونا نشہ ہے۔

* نوجوان عالم مولانا وقاص ہاشمی صاحب نے سوال کیا :

س : یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ آپ نے جس چیز کو نجس مانا ہے وہ اگر لباس پر لگ جائے تو اس کو طاہر کیسے مان لیں اور الکحل ہوا میں تحلیل کس طرح ہو جاتا ہے ؟

جواباً حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب نے فرمایا :

الکحل بہت لطیف ہوتا ہے۔ وہ مادہ جو جسم یا کپڑے پر لگتا ہے اس میں الکحل نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مخرج سے نکلتے ہی ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے اور یہ نجس ہے ہی نہیں۔

الکحل نہ شراب ہے اور نہ شراب کی نیت سے دوا میں ملایا جاتا ہے بلکہ یہ دوا کو تادیر قائم رکھنے کیلئے ہوتا ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ تو یہ شراب کے حکم میں نہیں آئے گا۔

وقت کافی ہو چکا تھا بحث کو سمیٹتے ہوئے جناب ڈاکٹر شاہتاز صاحب نے خلاصہ گفتگو بیان کیا۔ انہوں نے کہا الحمد للہ آج کی اس نشست میں یہ طے پا گیا کہ :

۱۔ الکحل خمر کی تعریف میں نہیں آتا یعنی یہ شراب نہیں۔

۲۔ یہ نجس (یعنی پلید) نہیں۔

لہٰذا اس نشست کے شرکاء کے نزدیک الکحل کا استعمال ادویات اور پرفیومز (خوشبویات) میں جائز ہے۔ شرکاء نے ان کے اس نتیجہ بحث کی تائید کی اور یوں دعائے خیر پر یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

مجلّہ فقہ اسلامی اور جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی تالیفات

لاهور میں

مدیر معاون مجلہ فقہ اسلامی

جناب مولانا قاری محمد زمان علوی صاحب سے رابطہ کریں فون: 6276384